بیان نمبر:4

جمعة المبارک

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم ،امابعد

سامعین گرامی!

آج ہمارے بیان کا موضوع ہے ,,**شان صحابہ**،،

اپنے موضوع کیطرف جانے سے قبل مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابی کی تعریف بیان کردی جائے۔

صحابی کی تعریف

حضرت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمة الله تعالیٰ علیه فرماتے ہیں:

,,**اَلصَّحَابِیُ مَنۡ لَقِی النَّبِیُّ ﷺ مُؤۡمِنًابِه وَمَاتَ عَلٰی الۡاِسۡلَامِ**،،

جن خوش نصیبوں نے حضور سید عالم، مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کو ایمان کی حالت میں دیکھا اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوا، انہیں صحابی کہتے ہیں۔(فتح الباری ،کتاب فضائل اصحاب النبی ،باب فضائل اصحاب النبی .....الخ ج۸ ص۴،۳،الاصابة فی معرفة الصحابة،ج۱ ص۷،۸)

صحابۂ کرام کی تعداد

ان صحابہ کرام علیهم الرضوان کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔

روایت ہے کہ **حِجَّةُ الوداع** میں تقریباً ایک لاکھ چودہ ہزار صحابۂ کرام علیهم الرضوان حضور سید عالم ﷺ کیساتھ حج کیلئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے۔اور بعض دوسری روایات سے پتا چلتا ہے کہ **حِجَّةُ الوداع** میں صحابۂ کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی۔

(زرقانی،ج۳ص۱۰۶ ،مدارج،ج۲ص۲۸۷،کرامات صحابه،ص۵۱)

تمام صحابۂ کرام علیهم الرضوان کے نام معلوم نہیں ہیں جن کے نام معلوم ہیں انکی تعداد سات ہزار ہے۔(ملفوظات اعلیٰ احضرت ،ص۴۰۰)

ترتیبِ افضیلت

تمام صحابۂ کرام علیهم الرضوان میں خلفائے اربعہ (صدیق وفاروق وعثمان وعلی رضی الله عنهم) کے بعد عشرۂ مبشرہ، حضرات حسنین (حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور امام عالی مقام امام حسین رضی الله عنهما) اصحاب بدر اور اصحاب **بیعت الرضوان** کیلئے افضلیت ہے اور یہ سب (تمام صحابۂ کرام علیهم الرضوان) قطعی (یقینی) جنتی ہیں۔(بهار شریت ،حصه اول،ج۱ص ۲۴۹)

دو عالم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ ☆ کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے ☆ مدارِ ھُدٰی اعتبارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رسالت کے لشکر ☆ رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ
انہی میں ہیں صدیق و فاروق و عثمان ☆ انہی میں ہیں علی شہسوارِ صحابہ
پسِ مرگ اے اعظمی یہ دعا ہے ☆ بنوں میں غبارِ مزارِ صحابہ

قرآن مجید اور فضائل صحابہ

اللہ رب العزت نے قرآن مجید فرقان حمید میں صحابہ کرام علیهم الرضوان کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں۔

جن میں سے چند آیات کریمہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

صحابۂ کرام سچے مسلمان ہیں

چنانچہ ایک مقام پر اپنے حبیب ﷺ کے ان جاں نثاروں کے مخلص مومن ہونے کی تصدیق اور انکی بخشش ومغفرت کی بشارت یوں ارشاد فرمائی: ,,**اُولٰئِکَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا لَهُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَرَبِّهِمۡ وَمَغۡفِرَةٌ وَرِزۡقٌ کَرِیۡمٌ**،،(پاره ۹،سورة الانفال،آیت :۴)

ترجمه: یہی سچے مسلمان ہیں ان کیلئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

صحابۂ کرام کی صفات کاذکر توریت وانجیل میں

ایک مقام پر ان سچے عاشقانِ رسول ﷺ کی آپس میں پیار ومحبت، دشمنانِ اسلام ودشمنانِ رسول ﷺ پر سختی اور پھر انکے مبارک چہروں پر سجدوں کی نورانیت کاذکر یوں فرمایا: ,,مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا،، (پارہ۲٦،سورۃ الفتح،آیت:۲۹)

ترجمہ: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اوران کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اورآپس میں نرم دل، تُو انہیں دیکھے گا کہ رکوع کرتے، سجدے میں گرتے، اللہ کافضل ورضا چاہتے، انکی علامت انکے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے، یہ انکی صفت توریت میں ہے اورانکی صفت انجیل میں، (انکی اس صفت کی مثال ایسے ہے) جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا (باریک کونپل یعنی چھوٹا سا پودا) نکالا پھراسے طاقت دی پھر دبیز (موٹی) ہوئی پھر ساق (اپنے تنے) پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی (اچھی) لگتی ہے (اللہ نے مسلمانوں کی یہ شان اس لئے بڑھائی ہے) تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اوراچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

رحمت الٰہی کے امیدوار

جبکہ ایک مقام پر رحمت خداوندی پر انکے پُراُمید ہونے کواس طرح بیان فرمایا:
اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،آیت: ۲۱۸)
ترجمہ: وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اوراللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ نے ان پر سکون نازل فرمایا

ایک مقام پر اللہ رب العزت نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے ان مخلص غلاموں کے دلوں میں سکون اطمینان کونازل فرمانے کی بشارت اشادفرماتے ہوئے انکی شان وعظمت کواس طرح بیان فرمایا: ,,لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَافِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا،،
ترجمہ: اللہ تعالیٰ (ان) مؤمنوں سے راضی ہوگیا جب وہ (بیعت رضوان والے) درخت کے نیچے آپ (ﷺ) کی بیعت کررہے تھے، ان کے دلوں میں جوکچھ ہے اسے اللہ جانتا ہے، پس اللہ نے ان پر سکون نازل فرمایااورقریب والی فتح (مبین) عطافرمائی۔ (پارہ۲٦،سورۃ الفتح،آیت ۱۸)

اللہ ان سے راضی، وہ اللہ سے راضی

اس سے بھی بڑھ کرایک مقام پرانکواپنی رضاوخوشنودی کاپروانہ بھی عطافرمایااوران کااپنے اللہ رب العزت کی رضاپر ہمیشہ راضی ہونے کا بھی کتنے خوبصورت انداز میں اعلان فرمایا بلکہ قیامت تک ان کی پیروی کرنے والوں کوبھی اپنی رضاوخوشنودی کاسٹرٹیفکیٹ عطافرمادیا:
,,وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (پارہ۱۱،سورۃالتوبۃ،آیت:۱۰۰)
ترجمہ: مہاجرین وانصار میں سے سابقین واوّلین اوراحسان کے ساتھ انکی اتباع کرنے والوں سے اللہ راضی ہوگیااوروہ اللہ سے راضی ہوگئے، اللہ نے ان کیلئے باغات تیار کئے ہیں جن میں نہریں جاری ہیں، وہ سب اسمیں ہمیشہ رہیں گے، یہ عظیم الشان کامیابی ہے۔
نوٹ: اس کریمہ آیت سے معلوم ہواکہ ,,رضی اللہ عنہ،، کے الفاظ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ یہ مبارک الفاظ ہراس ہستی کیلئے بولے جاسکتے ہیں جس نے انکی پیروی کی اوران کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی بسر کی۔
لہٰذا جوحضرات یہ سمجھتے ہیں کہ اولیاء کرام کیساتھ ,,رضی اللہ عنہ،، کے الفاظ استعمال کرنا جائزنہیں ہے وہ اس آیت مقدسہ کے اس جزوَ

,,وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْ عَنْه،، کا بار بار مطالعہ فرمائیں اور اپنی غلط فہمی کو دور فرمائیں۔ واللہ اعلم بالصواب

احادیث مبارکہ اور فضائل صحابہ

,,لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ ،فَوَالَّذِیْ بِیَدِہٖ لَوْ أَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَانَصِيْفَهٗ ،،

ترجمہ: میرے صحابہ کو برا نہ کہو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص احد (پہاڑ) جتنا سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کردے تو بھی ان (صحابۂ کرام) کے خرچ کردہ ایک مُدّ (مٹھی بھر جو.. یا.. گندم) یا اسکے آدھے کے برابر نہیں ہوسکتا۔ (صحیح البخاری، الحدیث:۳۶۷۳، صحیح مسلم شریف: الحدیث :٢٥٤١ ص۱۲۲۲ اسنادہ صحیح)

ایک حدیث پاک میں یہ ارشاد فرمایا: ,,اَكْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ،،

ترجمہ: میرے صحابہ کی عزت کرو کہ وہ تمہارے نیک ترین لوگ ہیں۔ (مشکوۃ المصابیح ،کتاب المناقب ،باب مناقب الصحابہ، ج۲ ص ٤٣١، الحدیث: ٦٠١٢، النسائی فی الکبری ،ج۵ ص۳۸۷، الحدیث:۹۲۲۲، سندہ حسن)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا: ,,قَرْنِیْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ،،

ترجمہ: میرے زمانہ کے لوگ (سب سے بہتر ہیں یعنی صحابہ کرام علیهم الرضوان) پھر ان کے بعد والے (یعنی تابعین عظام) پھر انکے بعد والے ہیں (تبع تابعین) رحمة الله تعالیٰ علیهم اجمعین۔

(صحیح مسلم ،کتاب فضائل الصحابه ،باب فضائل الصحابه ...الخ الحدیث:۵۲۳۵، صحیح بخاری، کتاب الشهادات، باب لایشهد..... حدیث ۲٦٥٢)

اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا: ,,اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ،،

(مشکوۃ المصابیح ،کتاب المناقب ،باب م،ناقب الصحابه ،ج۲ ص٤١٤، الحدیث:٦٠١٨)

ترجمہ: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جسکی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

مفسر شہیر حکیم الامت **مفتی احمد یار خان نعیمی** رحمة الله تعالیٰ علیه اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

سُبْحٰنَ الله! کیسی نفیس تشبیہ ہے، حضور ﷺ نے اپنے صحابہ رضی الله عنهم کو ہدایت کے ستارے فرمایا اور دوسری حدیث میں اپنے اہلبیت اطہار کو کشتئ نُوح فرمایا، سمندر کا مسافر کشتی کا بھی حاجت مند ہوتا ہے اور تاروں کی رہبری کا بھی، کہ جہاز ستاروں کی رہنمائی پر ہی سمندر میں چلتے ہیں۔ اسی طرح امت مسلمہ اپنی ایمانی زندگی میں اہل بیت اطہار کے بھی محتاج ہیں اور صحابہ کرام کے بھی حاجت مند، امت صحابہ کرام علیهم الرضوان کی اقتداء میں ہی اهتداء یعنی ہدایت پر ہے۔ (مرأة المناجیح، ج۸ ص۱۷۹)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین ملت الشاہ **امام احمد رضا خان** علیه رحمة الرحمن کیا خوب فرماتے ہیں:

اہلِ سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عِترتْ رسول اللہ کی

سیدنا عبداللہ بن مغفل مزنی رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللهَ وَمَنْ اٰذَی اللهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّأْخُذَهٗ ،،

(جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب فیمن سب اصحاب النبی، ص۸۷۲، الحدیث:۳۸٦۲ قال الامام ترمذی: هذا حدیث حسن صحیح، مسند احمد: ج۵ ص۵۷، ۵٤، صحیح ابن حبان:۷۲۵٦: اسناده ضعیف لاجل عبدالرحمن بن زیاد ضعیف)

ترجمہ: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد انکو اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا۔ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی، اس نے میری وجہ سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میری وجہ سے ان سے بغض رکھا، جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی، اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ رب العزت کو تکلیف پہنچائی، جس نے اللہ رب العزت کو تکلیف

پہنچائی عنقریب اللہ تعالیٰ اسکی گرفت (پکڑ) فرمائے گا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے:

"لَا تَسُبُّوا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ اَحَدِكُمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً"

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ انکا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری چالیس سالہ عبادت سے بہتر ہے۔

(فضائل الصحابہ، للامام احمد بن حنبل، ج۱ ص۶۰، الحدیث:۱۵، واسنادہ صحیح، جامع بیان العلم وفضلہ، لابن عبدالبر: ج۲ ص۷۹۴، الحدیث:۱۴۸۰، حلۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم اصبھانی، ج۴ ص۱۴۹)

جبکہ ایک روایت میں ہے: "لَا تَسُبُّوا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ اَحَدِكُمْ عُمُرَهُ"

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ انکا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری زندگی بھر کے اعمال سے بہتر ہے۔

(اسنادہ صحیح: سنن ابن ماجہ، الحدث ۱۶۲، المصنف لابن ابی شیبۃ: ج۶ ص۴۰۵، ح ۳۲۴۱۵، السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۰۰۶)

صحابۂ کرام کے جذبۂ ایثار کا ایک واقعہ

حضرت سیدنا ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

غزوۂ یرموک کے دن میں اپنے چچا زاد بھائی کو تلاش کر رہا تھا، میرے پاس ایک برتن میں اتنا پانی تھا کہ جو ایک شخص کو سیراب کر دیتا۔ میں نے سوچا کہ اگر ان میں زندگی کی کوئی رمق (تھوڑی سی بھی جان) باقی ہوگی تو میں انہیں یہ پانی پلاؤں گا اور اس سے ان کے چہرے کو صاف کروں گا۔ میں جونہی ان کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ خون میں لت پت تھے۔

میں نے ان سے پوچھا: کیا میں آپکو پانی پلاؤں؟ انہوں نے اشارے سے کہا: ہاں

اتنے میں اچانک کسی کے کراہنے کی آواز آئی۔ میرے چچا زاد بھائی نے کہا: یہ پانی انکے پاس لے جاؤ۔ میں نے دیکھا کہ وہ حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں ان کے پاس پہنچا اور ان سے کہا لیجئے! میں آپکو پانی پلاتا ہوں، اتنے میں انہوں نے بھی ایک زخمی کو کراہتے ہوئے سنا اور اشارے سے فرمایا کہ یہ پانی انکے پاس لے جاؤ۔ میں ان کے پاس پہنچا تو وہ جام شہادت نوش فرما چکے تھے۔ پھر میں واپس حضرت سیدنا ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ بھی اپنے خالق حقیقی کی بارگاہ میں جا چکے تھے۔ پھر میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ بھی شہید ہو چکے ہیں۔

(عیون الحکایات، ج۱ ص ۷۳ حکایت نمبر۱۷)

میرے آقا سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت الحاج الحافظ القاری الشاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

خلافت، امامت، ولایت، کرامت

ہر اِک فضل پر اقتدارِ صحابہ

سبحٰن اللہ عزوجل! صحابہ کرام علیہم الرضوان کا آپس میں کس قدر پیار و محبت تھا اور کس قدر ان میں ایثار کا جذبہ تھا کہ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر دوسرے کی مدد فرما رہے ہیں۔

اللہ ہمیں ان عظیم ہستیوں کی محبت وعقیدت اور انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین

خادم العلم والعلماء: ابوحمزہ **محمد آصف مدنی** غفرلہ المولیٰ القدیر

رابطہ نمبر: 0304.5845090 واٹس اپ نمبر: 0313.7013113